Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۴۰/۷۵ | ہفتہ ۔ ۲۷ ربیع الثانی ۱۴۱۱ھ ، ۱۷ نبوت ۱۳۶۹ہش ، ۱۷ نومبر ۱۹۹۰ء | نمبر ۲۰۹

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ حرم محترم سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اعجازی رنگ میں بہتر ہو رہی ہے۔ حضور ایدہ اللہ اور بیگم صاحبہ موصوفہ جملہ احباب کی دعاؤں کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ حضرت بیگم صاحبہ کو کامل شفاء عطا ہونے کے لئے احباب کرام دعائیں جاری رکھیں۔

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ کے تازہ خطبہ کا ایک اقتباس

مورخہ ۹ ۔ نومبر ۱۹۹۰ء کے خطبہ جمعہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پاکستان میں ذیلی تنظیموں کے اجتماعات کی منسوخی کے حکم نامہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ،

"دو تین چار دن پہلے کی بات ہے کہ ..... اطلاع ملی کہ ہمارے ضلعے کا ڈپٹی کمشنر کوئی غیر معمولی طور پر شریف معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ اس نے ہماری درخواست پر پہلی دفعہ نہ صرف بغیر کسی تردّد کے لجنہ کے اجتماع میں لاؤڈ سپیکر کے استعمال کی اجازت دی بلکہ خدام الاحمدیہ کے اجتماع میں بھی لاؤڈ سپیکر کے استعمال کی اجازت دے دی۔ جو عجیب بات تھی اور بظاہر انہونی تھی اور انصار اللہ کے اجتماع میں بھی لاؤڈ سپیکر کے استعمال کی اجازت دے دی۔

تو اس لئے ہم فوری طور پر یہ تیاریاں کر رہے ہیں، اس پر مجھے خیال آیا کہ اللہ اس ڈپٹی کمشنر پر رحم کرے۔ شریف بھی ہے اور سادہ بھی ہے۔ نہیں جانتا کہ کن حالات میں یہ اجازت دے رہا ہے۔ مگر بہرحال یہ بھی کہا جا سکتا تھا کہ شریف بھی ہے اور بہادر بھی ہے۔ اور خدا کرے یہی بات درست ہو..... چنانچہ.....

دو دن بعد ہی جماعت کو تحریری حکم مل گیا کہ ڈپٹی کمشنر صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ انہوں نے لاؤڈ سپیکر کا اجازت نامہ واپس لے لیا ہے۔ اور اس کے نتیجے میں پہلے لجنہ کا اجتماع، انہوں نے یہ فیصلہ کیا کہ یہ اجتماع منعقد نہ کیا جائے اور پھر یہ فیصلہ کیا کہ بغیر لاؤڈ سپیکر کے ہی خدام الاحمدیہ کا اجتماع منعقد کیا جائے۔ مگر آج .....

دوسرا حکم نامہ یہ ملا ہے کہ صرف لاؤڈ سپیکر کی اجازت ہی منسوخ نہیں کی جاتی بلکہ اجتماع منعقد کرنے کی اجازت بھی منسوخ کی جاتی ہے۔ اس وجہ سے ربوہ میں بہت ہی بے چینی ہے، تکلیف ہے اور صاف معلوم ہوتا ہے..... کہ احمدی نوجوان جو مقامی ہیں یا باہر سے آئے ہیں، اس وقت بہت کرب کی حالت میں ہیں، ان کو میں سمجھانا چاہتا ہوں، ہمارے لمبے سفر ہیں۔ یہ اس قسم کے جو واقعات احمدیت کی تاریخ میں ہو رہے ہیں۔ یہ بعض منازل سے تعلق رکھتے ہیں۔ لیکن ہمارا قیام ان منازل پر نہیں ہے۔ جو قافلے لمبے سفر پر روانہ ہوتے ہیں انہیں راستے میں مختلف قسم کے ...... خطرات پہنچتے رہتے ہیں۔ اور تکلیف پہنچتی رہتی ہے لیکن قافلوں کے قدم تو نہیں رک جایا کرتے۔ ان کے گزرتے ہوئے قدموں کی گرد ان چہروں پر پڑ جاتی ہے جو ان کے خلاف غوغا آرائی کرتے ہیں اور شور مچاتے ہیں۔ اور تاریخ کی اس گرد میں ڈوب کر وہ ہمیشہ کے لئے نظروں سے غائب ہو جاتے ہیں۔ ہاں ان مدفون جگہوں کے نشانات باقی رہ جاتے ہیں۔ تو آپ تو لمبے سفر والی قوم ہیں۔ ایسے لمبے سفر والی قوم ہیں جن کی آخری منزل قیامت سے ملی ہوئی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جب یہ فرمایا کہ مسیح اور قیامت آپس میں ملے ہوئے ہیں تو بعض علماء نے یہ سمجھا کہ اس کا مطلب ہے کہ مسیح کے آتے ہی قیامت آجائے گی۔ مراد یہ تھی کہ مسیح کا زمانہ قیامت تک ممتد ہوگا۔ بیچ میں اور کوئی زمانہ نہیں آئے گا۔ آنحضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اپنی مثال بھی قیامت کے ساتھ اسی طرح دی اور اپنی اور مسیح کی مثال بھی اسی طرح دی کہ ہم دونوں اس طرح اکٹھے ہیں جس طرح انگلیاں جڑی ہوئی ہیں۔ تو یہ مطلب تو نہیں تھا کہ بیچ میں زمانہ کوئی نہیں آتا۔ مطلب یہ ہے کہ یہ زمانہ اس وقت تک ممتد ہوگا۔ اور بیچ میں کوئی روک ایسی نہیں جو اس زمانہ کو منقطع کر سکے اور پہلے کو دوسرے سے کاٹ سکے۔ تو جس قوم کے اتنے لمبے سفر ہیں وہ ایسی چھوٹی چھوٹی باتوں پر تکلیف محسوس کرنے لگیں۔ اور دل چھوڑنے لگیں۔ یہ بات کوئی آپ کو زیب نہیں دیتی۔

بات یہ ہے کہ اس نئی حکومت نے جب اقتدار سنبھالا ...... تو کئی طرف سے خوف اور خطر کا اظہار کیا گیا۔ لیکن اس حکومت کے سربراہوں نے یہ اعلان کیا کہ ...... ہم شرافت کو نوازنے والے ہیں اور شرفاء کو ہم سے ہرگز کوئی خطرہ لاحق نہیں۔ غالباً انہی اعلانات کے اثر میں ایک شریف النفس ڈپٹی کمشنر نے وہ قدم اٹھایا جو اس نے اٹھایا لیکن دوسری طرف احمدیوں کے کانوں میں ایک اور آواز آرہی ہے۔ اور وہ ملانوں کی آواز ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ تم اس آواز سے دھوکہ نہ کھانا۔ اقتدار کسی کے قبضہ میں ہو، ظلم اور تعدی کی تلوار ہمارے ہاتھوں میں ہے۔ اور ہم جب چاہیں، جس گردن پر چاہیں، یہ تلوار اس پر گر کر اس کو تن سے جدا کر سکتی ہے۔ تو تم دیکھو کہ یہ تلوار ہمارے ہاتھوں میں آگئی ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ احمدیوں نے اس آواز کو سنا اور اس کی وجہ سے ان کے دلوں پر کئی قسم کے اندیشے قبضہ کر گئے۔ کئی قسم کے توہمات میں وہ مبتلا ہو گئے۔ اور اس وقت ایسی ہی کیفیت دکھائی دے رہی ہے۔ میں ان کو اسی مضمون کی ایک اور بات یاد کرانا چاہتا ہوں جس میں جو کچھ بھی میں نصیحت کر سکتا تھا اس کا بہترین خلاصہ بیان ہو گیا ہے۔ حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ایک غزوے کے موقع پر اپنے غلاموں سے (علیحدہ) اکیلے ایک درخت کے سائے میں آرام فرما رہے تھے کہ آپؐ کی آنکھ ایک للکار کی آواز سے کھلی۔ ایک دشمن مسلمانوں سے نظر بچا کر آپؐ تک پہنچا اور آپؐ ہی کی تلوار اٹھا کر اس نے آپؐ کے سر پر سونتی اور کہا کہ اے محمدؐ! بتا اب تجھے میرے ہاتھوں سے اور میری ہی تلوار سے کون بچا سکتا ہے۔ حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اسی طرح اطمینان سے لیٹے رہے اور فرمایا: "میرا خدا"

کتنی عظیم بات ہے تمام دنیا میں قیامت تک (ایمان والوں) پر آنے والے ابتلاؤں کا ایک ہی جواب ہے جو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اس وقت اس ظالم کو دیا اور ہمیشہ ہر (صاحب ایمان) ہر ظالم کو یہی جواب دیتا رہے گا۔ اور اگر یہ جواب نہیں دے گا تو اس کے بچنے کی کوئی ضمانت دنیا میں نہیں ہے ...... گزند پہنچیں گے۔ تکلیفیں پہنچیں گی، قرآن فرماتا ہے کہ ایسا ہوگا۔ روحانی اور جذباتی طور پر تم کئی قسم کی اذیتیں پاؤ گے لیکن اگر تم ثابت قدم رہو اور اگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے اس جواب پر ہمیشہ پوری وفا اور توکل کے ساتھ چمٹے رہو...... (تو) آج بھی وہی خدا زندہ ہے۔ اس کی جبروت کی قسم کھا کر ہم کہتے ہیں کہ وہی خدا آج ہمیں ..... ظلم و ستم سے بچائے گا۔ پس آپ کو اگر ان دعاوی سے تکلیف ہے تو مجھے ان احمدیوں کے اس ردّ عمل سے تکلیف پہنچی ہے..... ہمیشہ..... مخالفت نے احمدیت کی ترقی کے سامان پیدا کئے ہیں۔ نئے راستے کھولے ہیں۔ گذشتہ ابتلاآت ...... اس طرح کٹے کہ ...... احمدیت کی ترقی کو (دشمن) دنیا میں روک نہیں سکا اور آخر انتہائی ذلت کے ساتھ نامراد اور ناکام اس دنیا سے رخصت ہوا۔ پس تلواروں کے بدلنے سے تمہارے ایمان کیسے بدل سکتے ہیں۔ اپنے ایمانوں کی حفاظت کرو۔ اور ثابت قدمی دکھاؤ اور اللہ پر توکل رکھو اور یقین کرو کہ وہ خدا جس نے یہ وعدہ کیا ہے کہ میں اور میرے رسول ضرور غالب رہیں گے وہ خدا اور اس کے رسول ضرور غالب رہیں گے۔ اور ضرور غالب رہیں گے۔ اور ضرور غالب رہیں گے۔"

دُعا

"اے زمین و آسمان کے نور! تو ایسے حالات پیدا کر دے کہ دنیا کا مشرق بھی اور دنیا کا مغرب بھی، دنیا کا جنوب بھی اور دنیا کا شمال بھی نورِ قرآن سے بھر جائے اور سب شیطانی اندھیرے ہمیشہ کے لئے دور ہو جائیں"

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے مرے فلسفیو زورِ دعا دیکھو تو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۷ر نبوت ۱۳۶۹ ہش ۔ ۱۷ر نومبر ۱۹۹۰ء

دُعا کا طریق

دعا کس طرح کی جائے۔ شائد اس کے متعلق یہ کہہ دیا جائے کہ یہ کس کو معلوم نہیں کہ دعا کس طرح کی جائے۔ ہم سب دعا کرتے ہیں اور ہم سب جانتے ہیں کہ دعا کس طرح کرنی چاہیئے اور ہم دوسروں کو بھی دعا کے لئے کہتے ہیں تو آخر ہمیں معلوم ہے ہی نا کہ دعا کس طرح کی جانی چاہیئے۔ لیکن ہمارا یہ خیال ہے یہ اتنی آسان بات نہیں ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں

"جو خط آتا ہے میں اسے پڑھ کر اس وقت تک ہاتھ سے نہیں دیتا جب تک دعا نہ کرلوں کہ شائد موقعہ نہ ملے یا یاد نہ رہے۔ مگر دعا دو قسم کی ہے جو اس کوچہ میں داخل ہے وہی خوب سمجھتا ہے۔ ایک معمولی۔ ایک شدت توجہ سے۔ اور یہ آخری صورت ہر دعا میں میسّر نہیں آتی۔ سوز اور قلق کا پیدا ہونا اپنے اختیار میں نہیں۔ کوئی مخلص ہو تو اس لئے خود ہی دعا کرنے کو جی چاہتا ہے۔ یوں تو ہر ایک شخص جو ہماری جماعت میں داخل ہے اس کے لئے ہم دعا کرتے ہیں مگر مذکورہ بالا حالت ہر ایک کے لئے میسّر نہیں آتی۔ یہ اختیاری بات نہیں۔ پس جسے جوش دلانا ہو وہ زیادہ قرب حاصل کرے"۔

حضور اقدس کے اس ارشاد سے یہ بات صاف ظاہر ہو جاتی ہے کہ دعا کرنے کیلئے مقصد کی تعیین اور اسکی اہمیت کو خاص طور پر پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔ اگر ایک دعا معمولی ہے اور ایک خاص شدت توجہ کی مستحق۔ تو یقیناً ہمیں دعا کے موضوع کے متعلق یقین ہونا چاہیئے کہ اسے کیسی دعا کی ضرورت ہے اگر انسان معمولی معمولی ضرورتوں اور معمولی معمولی باتوں کے لئے شدت توجہ سے دعا شروع کر دے تو یقیناً شدت توجہ والی دعائیں پورا وقت حاصل نہ کر سکیں گی۔ یہ بات ہماری زندگی کو متوازن بنانے میں بھی اہم کردار ادا کرتی ہے۔ کس بات کو ہمیں کتنی اہمیت دینی چاہیئے۔ یہی توازن کا اصول ہے۔

دعا کروانے کے لئے تعلق کی ضرورت ہے۔ ہم نے ان کالموں میں پہلے بھی یہ بات کہی ہے اور اب پھر کہنے کی ضرورت محسوس کرتے ہیں کہ حضرت امام جماعت ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو دعاؤں کیلئے لکھیں لیکن اسکے ساتھ ہی ساتھ حضور انور سے اپنے تعلقات بھی بڑھائیں۔ اپنے آپ کو حضور کے قریب کرنے کی کوشش کریں۔ اور حضور کی تمناؤں اور ارادوں کے مطابق بنیں تاکہ آپ کا نام سامنے آتے ہی حضور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دل میں محبت کے جذبات پیدا ہوں اور دل سے دعا نکلے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور انور کی تمناؤں کے مطابق بنا دے۔

میں نے مانگا بھی نہیں تُو نے دیا
یہ ہے تیری دین اور یہ ہے عطا
عجز ہی میرا دلیلِ شکر ہے
اے مرے پیارے مرے محسن خدا

ابوالاقبال

جسم مانندِ صدف ہے جس میں
قلب اِک گوہرِ تابندہ ہے
ہے یہی گوہرِ تابندہ ہی
زندگی جس سے درخشندہ ہے

جان دیتے ہیں جو رہِ حق میں
زندگی کا وقار ہیں ہم لوگ
غیر فانی ہے زندگی اُن کی
جاودانی بہار ہیں وہ لوگ

غم کے تاریک و تار لمحوں میں
کون پُرسانِ حال ہوتا ہے
ایک روشن چراغ کی مانند
صرف تیرا خیال ہوتا ہے

ایک ہی دُھن سوار ہے سَر پر
دل میں ہے ایک ہی لگن اے دوست
اب فقط ایک ہی تمنّا ہے
تو بنے رُوح ، مَیں بَدن اے دوست

ڈاکٹر محمود الحسن

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

"ریاکاری ایک بہت بڑا گند ہے جو انسان کو ہلاک کر دیتا ہے۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ ریاکار انسان دشمنوں سے بڑھ کر شقی اور بدبخت ہوتا ہے"۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون۔ سین

برین ڈرین

عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ تیسری دنیا کے غریب ملکوں کے نوجوان اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے بعد اپنے ملک میں مناسب سہولیات نہ ہونے کے باعث دوسرے ممالک کی طرف رخ کر لیتے ہیں اور جس دماغ کی یہاں اپنے ملک میں ضرورت ہوتی ہے۔ اس کا فائدہ دوسرے ملکوں کو پہنچنے لگتا ہے اس کو عام زبان میں برین ڈرین کہا جاتا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اعلیٰ تعلیم یافتہ یا فنون کے ماہروں کا اپنے ملک کو چھوڑنا صرف اس بنیاد پر نہیں ہوتا کہ وہاں تسلی بخش سہولت موجود نہیں ہے یا صحیح معنوں میں ان لوگوں کی پذیرائی نہیں ہوتی بعض اوقات ملکی حالات بھی لوگوں کو اس بات پر مجبور کر دیتے ہیں کہ وہ اپنی قابلیتوں کا کہیں اور جا کر بھرپور فائدہ اٹھائیں چنانچہ روس میں یعنی سوویت یونین میں یہی کچھ ہو رہا ہے۔ اب جب کہ میخائیل گورباچوف کی اصلاحات کے لئے اعلیٰ اصلاحیتوں کے مالک افراد کی ضرورت ہے لاکھوں کی تعداد میں اعلیٰ دماغ کے مالک سوویت یونین چھوڑ کر مغربی ممالک میں جا رہے ہیں۔ اور یہ خطرہ پیدا ہو گیا ہے کہ اگر اسی طرح یہ لوگ اپنے ملک سے جاتے رہے تو کریملن میں جن اصلاحات کا ذکر کیا جا رہا ہے وہ کبھی زیر عمل نہ لائی جا سکیں گی۔ کہا جاتا ہے کہ سال رواں میں جو باہر جانے والوں کا تخمینہ لگا گیا ہے وہ نصف ملین یعنی ۵ لاکھ سے کم نہیں ہے اور یہ سب کے سب وہ لوگ ہیں جن کی ملک کو اس وقت خاص طور پر ضرورت ہے۔ سوویت حکام کا کہنا ہے کہ اگر لوگ اسی طرح ملک چھوڑ کر جاتے رہے تو سائنسی ترقی کا جو معیار حاصل کیا جا سکتا ہے وہ دسیوں سال پیچھے چلا جائے گا۔

آئندہ دس سال میں ۷۰ لاکھ افراد کے ملک چھوڑ جانے کا امکان ہے اور ان میں سے لاکھوں ایسے ہیں جو کسی نہ کسی موضوع میں سپیشلسٹ کہلائے جا سکتے ہیں۔ یہ باتیں مسٹر فلیڈ میر ایم پیٹرو جو کمیونسٹ پارٹی کے نظریاتی سیکشن کے سربراہ ہیں نے ایک راؤنڈ ٹیبل گفتگو میں بتائیں۔ اس گفتگو کا مقصد یہ تھا۔ کہ روسیوں کے سوویت یونین سے باہر جانے پر غور کیا جائے اور اس کا اہتمام ایک اخبار رابوشایا ٹرابیونا (RABOCHAYA TRIBUNA) نے کیا تھا۔ اس گفتگو کے دوران یہ کہا گیا کہ اگر یہ بات جاری رہی تو زندگی کے بہت سے شعبے جن میں ہم دنیا کے دیگر ممالک سے بہت آگے ہیں اور جن میں ہماری ترقی خاصی نمایاں ہے ان میں ہم اپنا معیار برقرار نہیں رکھ سکیں گے۔ اور لوگوں کا ملک سے چلے جانا ملک کے مفاد کو نقصان پہنچائے گا۔ ملک میں اس وقت ڈیڑھ کروڑ کے قریب سائنسدان اور ٹیکنیکل سپیشلسٹ موجود ہیں اور اندازہ یہ لگایا گیا ہے کہ اگلے دس سالوں میں ان میں سے پندرہ لاکھ افراد ملک چھوڑ چکے ہوں گے کمیٹی کے ڈپٹی چیئرمین نے کہا کہ ہم پیرا سٹرائیکا کو کبھی کامیاب نہیں بنا سکتے۔ اگر ہم ان لوگوں کو باہر جانے سے زبردستی روک نہ لیں۔ ڈپٹی چیئرمین کی یہ بات سن کر بعض لوگوں کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ یہ تو شاید وہی ظالمانہ طریق اختیار کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں جو اس سے پہلے استعمال کیا گیا تھا۔ اور جس کی وجہ سے لوگوں کو اپنے ملک کی حدود کے اندر بند کر دیا گیا اور باہر جانے کی اجازت نہیں دی گئی تھی۔ اب ایک نیا قانون رائج کیا جانے والا ہے جس کے ذریعے سب کو سوویت یونین سے اپنی مرضی کے مطابق باہر جانے کی اجازت دے دی جائے گی حکومت صرف اتنا کر سکے گی کہ سائنسدانوں اور ٹیکنیکل لوگوں کو ان کی تنخواہیں بڑھا کر اور ان کو مزید الاؤنس دے کر اپنے ملک میں رکھ سکے۔ ان باہر جانے والوں میں سے بہت سے لوگ یہودی نسل سے تعلق رکھتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ اگر یہاں ترقی کا معیار بڑھ گیا تو ان کے لئے شاید زیادہ مواقع میسر نہ ہوں۔ انہوں نے ان علاقوں میں اپنے بھائی بندوں کا خون بہتے بھی دیکھا ہے۔ اور اب پھر وہ اس بات سے ڈر رہے ہیں کہ ایسا نہ ہو کہ ایسے عمل پھر دہرائے جائیں۔ یہ لوگ دھڑا دھڑ سوویت یونین سے باہر نکل رہے ہیں۔ میخائیل گورنشل جو ایک حساب دان ہیں اور جن کے پاس ایک بڑی اعلیٰ درجے کی سائنس کی ڈاکٹریٹ کی ڈگری ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں تو امریکہ میں صرف ایک یا دو سال کام کرنا چاہتا ہوں مگر میری بیوی نہیں مانتی وہ اپنے بچوں کے مستقبل کے لئے مستقلاً سوویٹ یونین چھوڑ دینا چاہتی ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہم اپنا ملک چھوڑنا نہیں چاہتے لیکن کون جانتے کل کیا حالات ہوں گے میرے بہت سے ساتھی باہر جا رہے ہیں اور وہ غیر یقینی کی صورت کو برداشت نہ کرنے کی وجہ سے یہاں نہیں رہنا چاہتے جتنے لوگ ملک سے باہر جا رہے ہیں ان کا ۲۰ فی صد ایسا حصہ ہے جن کے پاس اعلیٰ تعلیمی ڈگریاں ہیں اور وہ اتنے نمایاں ہو گئے ہیں کہ صدر میخائیل گورباچوف نے خود اس بات کی شکایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ امریکہ تو پہلے ہی تلاش کی ایک بہت بڑی مہم جاری کئے ہوئے ہے جس کے ذریعے وہ حساب دان ٹیکنیشن اور پروگرامرز کو اپنے ہاں لے جانا چاہتا ہے یہ واقعی ایک بہت بڑی تلاش کی مہم ہے گورباچوف نے کمیونسٹ پارٹی کی ایک میٹنگ کو بتایا کہ یہی کچھ ہے جو امریکہ کرتا ہے اور اس کے لئے وہ ہر ممکن قربانی کرنے کے لئے تیار ہے۔ یہ ساری دنیا سے ایسے لوگوں کو خریدنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس کے پیش نظر گورباچوف نے یہ بھی کہا کہ سوویٹ یونین کے سائنس دانوں کی تنخواہوں میں خاصا اضافہ ہونا چاہیے۔ اور ان کے قیام کے لئے بہتر حالات پیدا کئے جانے چاہئیں تا کہ وہ اپنے ملک ہی میں قیام کر کے اپنے ملک کو فائدہ پہنچائیں۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ دراصل باہر جانے والوں کی تعداد اتنی اہم نہیں ہے جتنی اہم ان کی قابلیت ہے جس بحران میں سے اس وقت سوویت یونین گذر رہا ہے اس میں سے اسے نکالنے کے لئے صرف ایسے لوگ ہی کام آ سکتے ہیں۔ جو مختلف امور میں ماہر ہوں اور افسوس کی بات یہ ہے کہ سوویت یونین میں اس وقت ایسے لوگ کم رہ گئے ہیں جس میٹنگ کا ذکر کیا جا رہا ہے اور جس کا اہتمام ربوتشایا ٹربیونا نے کیا تھا۔ اس میں یہ بات بھی کہی گئی کہ اگر ترک وطن اسی طرح جاری رہا تو سوویت یونین دانشوروں کا ایک جنگل بن جائے گا۔ کہتے ہیں کہ اس صدی میں سوویت یونین کے دانش ور بار بار ضائع ہوتے رہے ہیں۔ جب بالشویک انقلاب آیا تو روس کے بہت بڑے بڑے آدمی اور بڑے بڑے پادری ملک چھوڑ کر چلے گئے۔ لاکھوں کی تعداد میں بہت اچھے مصنف اور سائنسدان جوزف سٹالن کے عہد میں ہلاک کر دیئے گئے۔ جنگ عظیم دوئم میں تقریباً پونے تین کروڑ سوویت یونین کے باشندے مارے گئے۔ اور بہت سے لوگ ملک چھوڑ کر باہر چلے گئے۔ ۱۹۷۰ء کے دہا کے میں ۱۹۸۰ء کے شروع کے سالوں میں لاکھوں یہودی سوویت یونین چھوڑ کر امریکہ چلے گئے۔ باہر جانے والوں کی تیسری لہر میں جو یہودی باہر گئے۔ ان کے متعلق عام طور پر یہ کہا جانے لگا کہ وہ ملک کے غدار ہیں اور اس طرح انہیں ہر جگہ ذلت کا سامنا کرنا پڑا۔ یہ آوازیں بھی اُٹھ رہی ہیں کہ پارلیمنٹ کیوں ایسے قوانین نہیں بناتی جن کی وجہ سے یہ لوگ باہر نہ جا سکیں یا انہیں کیوں نہیں کہتی کہ آپ کہاں جا رہے ہیں۔ آپ کی تو اپنے ملک میں ضرورت ہے آپ ہمارے ساتھ رہیئے اور ملک کی ترقی کے لئے اپنی کوششوں کو صرف کیجئے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ جن مشکلات میں سے یہ لوگ گزر رہے ہیں۔ اس کا منطقی نتیجہ یہی تھا کہ جب بھی انہیں باہر جانے کا موقعہ ملے وہ ضرور باہر جائیں۔ یہ بات کہ ان کے ملک کو ان کی ضرورت ہے۔ یہ بھی اہم سہی لیکن کون شخص کتنی دیر تک مصائب میں سے گذرتا رہے اور یہ تہیہ کرے کہ وہ اس طرح مصائب میں سے گذرتا ہی رہے گا تا کہ اس کے وطن کو کوئی فائدہ پہنچے۔

روس اور لینن

سوویت یونین کے میخائیل گورباچوف نے اپنے صدارتی اختیارات سے کام لیتے ہوئے ایک حکمنامہ جاری کیا ہے جس کے ذریعے لوگوں سے کہا گیا ہے کہ وہ مختلف مقامات پر نصب شدہ مجسمے اور یادگاروں کو جن کا تعلق ماضی سے ہے احترام کریں اور انہیں کسی طرح بھی نقصان نہ پہنچائیں۔ دراصل میخائیل گورباچوف کو بطور صدر یہ حق حاصل ہے یا کہا جا سکتا ہے کہ یہ ان کا فرض ہے کہ وہ بالشویک رہنما لینن کی عزت کو قائم رکھیں عام حالات میں تو اس حکم نامے کی کوئی ضرورت پیش نہیں آنی چاہیئے تھی کیونکہ لینن کو سوویت یونین کا معمار کہا جاتا ہے اور اس بات کی توقع کی جاتی ہے۔ کہ سوویت یونین کے تمام باشندے اپنے اس عظیم رہنما کی عزت کریں۔ لیکن اب جبکہ آزادی کی لہر تیزی سے دوڑ رہی ہے اور لوگوں کو اپنے خیالات کے اظہار کی اجازت دیتی ہے۔ لوگوں نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

متعدد باتوں کے متعلق نظر ثانی شروع کر رکھی ہے۔

لینن کا مجسمہ سوویت یونین کے تمام بڑے شہروں کے چوکوں میں نصب ہے اور آج تک اسکا بڑا احترام کیا جاتا رہا ہے لیکن اب حالات بدل گئے ہیں اور لوگوں نے اس مجسمہ پر حملے شروع کر دئے ہیں خاص طور پر ان علاقوں میں جو غیر روسی ہیں اور حملے کرنے والے بھی زیادہ تر وہ لوگ ہیں جو غیر کمیونسٹ ہیں انہوں نے لینن کے بعض مجسموں کو توڑا پھوڑا ہے اور کئی ایک اپنی جگہ سے اٹھا بھی دئے گئے ہیں۔

میخائل گورباچوف کا حکم نامہ سوویت ٹیلی ویژن پر اقتباساً سنایا گیا ان اقتباسات میں گورباچوف نے اس بات کی شکایت کی ہے کہ لینن کے مجسمہ پر حملے کئے جارہے ہیں اور فوجیوں کی قبروں کی بھی بے حرمتی کی جارہی ہے۔ سوویت یونین کے جھنڈے کو وہ عزت نہیں دی جارہی جو دی جانی چاہیئے اور قومی ترانے کے ساتھ بھی مذاق کیا جارہا ہے۔ انہوں نے اس بات کا تقاضا کیا ہے کہ ایسا کرنے والوں کو خاصی سخت سزائیں دی جانی چاہئیں اور جن مقامی عدالتوں نے یہ فیصلے دئے ہیں کہ یہ مجسمے ہٹائے جانے چاہئیں۔ ان کے فیصلوں کو منسوخ سمجھنا چاہیئے۔

اس حکم نامے کی ایسے وقت میں ضرورت پیش آئی ہے۔ جب سوویت کمیونسٹ پارٹی کو اس بات کی شدید ضرورت پیش آگی ہے کہ وہ اپنی جائیداد اور اپنی علامات جن میں لینن بھی شامل ہیں کو محفوظ رکھیں۔

اس سے قبل میخائل گورباچوف نے ایک حکم نامہ جاری کیا تھا جس میں کمیونسٹ پارٹی کی جائیدادوں کی حفاظت کا ذکر تھا۔ ان جائیدادوں کو مقامی حکومتوں سے خطرہ تھا جو یہ چاہتی ہیں کہ ان بڑے بڑے تعیش پسندانہ ہالوں ہوٹلوں اور ہسپتالوں کو عوام الناس کی تحویل میں دے دیا جائے۔

اس سے پہلے بھی میخائل گورباچوف کو ایک دفعہ لینن کے نام کی حفاظت کیلئے حکمنامہ جاری کرنا پڑا تھا۔ یہ اپریل ۲۰ کی بات ہے یہ دن لینن کا یوم پیدائش ہے اسوقت انہوں نے کہا تھا کہ بد دماغ لوگ جو ناہنجار ہیں اور لینن کو گالیاں دیتے ہیں وہ بد اخلاق اور بے بنیاد ہیں۔

لیکن کہا جاتا ہے کہ گورباچوف کی لینن کے لئے یہ حمایت زیادہ کارگر ثابت نہیں ہوئی۔ غیر کمیونسٹ اب کھل کر اپنے جذبات کا اظہار کرنے لگے ہیں اور ہر وہ چیز جس کا کمیونزم سے تعلق ہے اسکی مخالفت میں پیش پیش ہیں وہ یہ چاہتے ہیں کہ کمیونزم کی ہر نشانی کو یا تو اکھاڑ پھینکا جائے یا اس پر سیاہی مل دی جائے۔ ماسکو میں گذشتہ موسم بہار میں ایک شخص نے لینن کے مقبرے پر دو فائر بم پھینکے تھے یہ مقبرہ ماسکو کے ریڈ سکوئر میں ہے۔ اس واقع کے متعلق کہا جاسکتا ہے کہ ایک ایسی عمارت جسے ایک لمبے عرصے سے قومی وقار حاصل ہے پر حملہ کر کے سوویت یونین کی انتہائی مخالفت کا اظہار کیا گیا ہے۔ لیکن اب لوگ شدت سے اس بات کا مطالبہ کر رہے ہیں کہ لینن کی میت کو روسی زمین میں دفن کیا جانا چاہیئے۔

بچوں کے دانت

لاہور کے ڈینٹل پبلک ہیلتھ کے سربراہ نے بتایا ہے کہ حال ہی میں کوٹ ہری پور، نتھیا گلی اور پنجاب کے کئی گاؤں کا معائنہ کرنے کے بعد یہ بات سامنے آئی ہے کہ ۹۵ فی صد بچے دانتوں کی مختلف بیماریوں میں مبتلا ہیں۔ ان بیماریوں کی زیادہ تر وجہ بہتر خوراک کا نہ ملنا۔ غذائیت کی کمی اور آئس کریم، مٹھائیوں اور چاکلیٹ کا زیادہ مقدار میں کھانا ہے۔ جو بیماریاں دانتوں کے سلسلے میں بچوں کو لاحق ہیں۔ ان میں مسوڑھوں کی انفکشن۔ دانتوں کی ٹوٹ پھوٹ جس کی اصل وجہ عدم نگہداشت ہے۔ آبادی کا ضرورت سے زیادہ پھیلاؤ اور تعلیم کی کمی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر اس سلسلے میں دیگر ممالک کا تجزیہ کیا جائے تو پتہ چلے گا کہ وہ اپنے بجٹ کا خاصا حصہ دانتوں کی بیماریوں سے بچانے یا بیماری لاحق ہو جائے تو اس کا علاج کرنے پر خرچ کرتے ہیں۔ جہاں تک خوراک کی غذائیت کا تعلق ہے۔ اس سلسلے میں یہ بات نہایت ضروری ہے۔ کہ غذائیت کے اہم اجزاء یعنی کیلشیم فاسفورس اور فلورائڈ وغیرہ میسر آنے چاہئیں۔ یہ وہ چیزیں ہیں جن سے دانت مضبوط ہوتے ہیں اور بیماری کے حملے سے بچ جاتے ہیں۔

ڈاکٹر موصوف نے مزید کہا کہ جو لوگ غذائیت کا تجزیہ کرتے ہیں وہ اب اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ صحیح غذا کی فراہمی سے بہت سی بیماریاں روکی جاسکتی ہیں۔ ایسی خوراک جو لیس دار ہو یا جس میں چینی بہت زیادہ استعمال کی گئی ہو کی نسبت وہ خوراکیں زیادہ اچھی ہیں جو دانتوں سے زیادہ آسانی سے صاف کی جاسکتی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ اس وقت پاکستان میں تقریباً ایک ہزار سات سو ڈینٹسٹ موجود ہیں اور اس طرح آبادی کی نسبت یہ بنتی ہے کہ چالیس ہزار افراد کے لئے ایک ڈینٹسٹ پایا جاتا ہے۔ ڈاکٹر صوفی صاحب نے یہ بھی بتایا کہ منجن، کوئلہ اور نسوار لینا یا سگریٹ نوشی کرنا جس طرح عام صحت کے لئے مضر ہیں۔ اسی طرح دانتوں کے لئے بھی یہ چیزیں مضر ہیں اور ان سے پرہیز کرنا مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ جہاں تک مسواک کا تعلق ہے انہوں نے بتایا کہ یہ صرف ان لوگوں کے لئے مفید ہے جو سخت غذائیں کھاتے ہیں۔ ان لوگوں کے لئے جو بسکٹ مٹھائیاں، ٹوسٹ وغیرہ کھاتے ہیں مفید نہیں ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے یہ مشورہ دیا کہ کھانے کے بعد پھل کا ایک ٹکڑا کھانا بہت مفید ہے۔ جہاں تک میٹھی چیزوں کا تعلق ہے وہ کھانے سے پہلے کھانی چاہئیں اور یہی وہ طریق ہے جس سے دانتوں کو پوری طرح محفوظ رکھا جاسکتا ہے۔ بچوں کے متعلق آپ نے یہ ہدایت کی کہ انہیں زیادہ مٹھائیاں کھانے کے لئے نہ دی جائیں۔ مٹھائیاں ان کے دانتوں کے لئے انتہائی مضر ہیں۔ خاص طور پر رات کے وقت سوتے سے تھوڑی دیر قبل مٹھائی ہرگز نہ دی جائے۔ دانتوں کو بیماریوں سے محفوظ رکھنے کے لئے یا اگر بیماری لاحق ہو جائے تو اس کے علاج کیلئے بچوں کا سال میں دو دفعہ معائنہ کروانا چاہیئے۔

حقیقت یہ ہے کہ ہمارے ہاں دانتوں کی طرف سے بہت غفلت برتی جاتی ہے۔ اس میں تو کچھ شک نہیں کہ ہم لوگ کلی کرتے ہیں لیکن صرف کلی سے دانت صاف نہیں ہوتے اور اگر انگلی سے بھی دانتوں کو صاف کیا جائے تو کہا جاسکتا ہے کہ دانتوں کے درمیان پھنسے ہوئے ریزے نکل نہیں سکتے۔ اس لئے کوئی ایسی چیز جو دانتوں کے درمیان اپنے عمل کو جاری کر سکے استعمال کرنی چاہیئے۔ اور ایسی چیز برش کے علاوہ کیا ہو سکتی ہے۔ برش کو اگر صحیح طور پر استعمال کیا جائے تو دانتوں کی چمک بھی قائم رہ سکتی ہے اور دانتوں کے درمیان جو ذرات پھنس جاتے ہیں وہ بھی نکل جاتے ہیں اور اس طرح دانتوں کی حفاظت ہو جاتی ہے۔ اگر بچپن ہی سے یہ عادت ڈال دی جائے تو بڑے ہو کر بھی دانت خاصے مضبوط رہ سکتے ہیں۔ ان کی ٹوٹ پھوٹ اور ان کی بیماریوں کے امکان کم ہو جاتے ہیں۔

پودوں کو بچائیے

گذشتہ دنوں لاہور میں ایک میٹنگ کا انعقاد کیا گیا جس کے اغراض و مقاصد یہ تھے کہ پودوں کو کس طرح بچایا جاسکتا ہے۔ کسان کمیشن کے چیئرمین چوہدری سلطان علی صاحب نے اس بات پر زور دیا کہ ہمیں کیڑے مار دوائیں مقامی طور پر بنانی چاہئیں۔ جیسا کہ احباب جانتے ہیں۔ اسوقت یہ دوائیں شائد کروڑوں روپوں کی بیرونی ممالک سے خریدی جاتی ہیں۔ چوہدری سلطان علی صاحب کا منشاء یہ تھا کہ ہمیں یہ دوائیں اتنی مقدار میں یہاں بنانی چاہئیں کہ ہم خود کفیل ہو جائیں۔ انہوں نے ایک ہینڈ آؤٹ میں اس بات کا اظہار کیا کہ ہندوستان نے ایک نہایت مدبرانہ پالیسی اختیار کرتے ہوئے کئی ملکوں کو دعوت دے کر یہ دوائیں بنانے کا انتظام کر لیا اور انہیں اس بات پر آمادہ کر لیا کہ یہ سب دوائیں ہندوستان ہی میں مقامی طور پر بنائی جائیں۔

وہ کمیٹی جو پودوں کی حفاظت کے لئے تشکیل دی گئی تھی اسکے ممبروں میں ڈاکٹر ایم اے حلیمی، ڈاکٹر صوفی منظور احمد، ڈاکٹر حافظ عبدالقیوم اور ڈاکٹر عبداللطیف شامل ہیں۔ اس کمیٹی نے اپنی پہلی میٹنگ کسان کمیشن کے زیر اہتمام منعقد کی اور اس میٹنگ کے موقع پر پنجاب کی فصلوں کی حفاظت کے موضوع پر گفتگو ہوئی۔ ڈاکٹر غلام رسول چوہدری سکرٹری زراعت جو اس موقعہ پر موجود تھے انہوں نے بتایا کہ سال ۲۰۰۰ء تک کیڑے مار دوائیں جو باہر سے درآمد کی جائیں گی ان کی لاگت ۵۰۰ کروڑ روپے ہو جائے گی جیسا کہ احباب خود سمجھ سکتے ہیں یہ رقم فارن ایکسچینج میں سے خرچ ہونے کی وجہ سے ملک کو خاصا نقصان پہنچے گا۔ چوہدری صاحب موصوف نے چین میں پودوں کی حفاظت کے سسٹم کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ہم اس ملک سے بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں۔ ہمیں چین کی طرح کسانوں کو پہلے صحیح وقت پر متنبہ کرنا چاہیے اور انہیں بتانا چاہیئے کہ کس طریق پر پودوں کی حفاظت کی جاسکتی ہے۔ یہ وہ بات ہے جسے چین میں ترجیحی طور پر عمل میں لایا جاتا ہے۔ اس میٹنگ کے اختتام سے پہلے اس بات پر سب شرکاء نے اتفاق کیا کہ مقامی طور پر

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالباسط شاہد

چھوٹی بات ـــ بڑے نتائج

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ حرام اور حلال (امور) تو واضح ہی ہیں البتہ ان کے درمیان بعض امور مشتبہ اور غیر واضح ہو سکتے ہیں۔ اپنے دین اور عزت کو بچانے کے لئے مشتبہات سے بچنا بھی ضروری ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی ارشاد ملتا ہے کہ کوئی چھوٹا نظر آنے والا گناہ اصرار اور تکرار سے کرنے سے چھوٹا نہیں رہتا بلکہ بڑا ہو جاتا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"انسان کو دقائق تقویٰ کی رعایت رکھنی چاہیئے۔ سلامتی اسی میں ہے اگر چھوٹی چھوٹی باتوں کی پرواہ نہ کرے تو پھر ایک دن وہی چھوٹی چھوٹی باتیں کبائر کا مرتکب بنا دیں گی اور طبیعت میں کسل اور لاپرواہی پیدا ہو کر ہلاک ہو جائے گا۔"

ان واقعات اور مثالوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے حضرت مرزا ناصر احمد امام جماعت احمدیہ (الثالث) کا مندرجہ ذیل عارفانہ ارشاد اصلاحِ نفس کے کئی نئے راستے کھولتا ہے۔

"۔۔۔ یہ بھولنا نہ چاہیئے کہ ایک چھوٹا سا گناہ بھی انسان کو دوزخ میں لے جانے کے لئے کافی ہو جایا کرتا ہے۔ نفس کہتا ہے اپنے اموال سے خود فائدہ اٹھاؤ۔ اپنے اوقات اپنے پر خرچ کرو اور ان سے خود ہی فائدہ اٹھاؤ۔ دین کے لئے وقت دینے کی کیا ضرورت ہے۔ نفس کہتا ہے کہ میرے بچوں کو دنیوی آرام و آسائش میسر آ جائے۔ میں ان کو خدا کے بتائے ہوئے طریقوں پر مشقتوں میں کیوں ڈالوں۔ نفس ہزارہا قسم کی گری ہوئی خواہشات جو اسے زمین کی طرف جھکا دیتی اور اللہ کی رحمت کے آسمانوں سے اسے دور کر دیتی ہیں اس میں پیدا کر دیتا ہے۔ ان میں سے ہر بات خدا تعالیٰ کے غضب کو بھڑکانے والی بن جاتی ہے۔ یہ ڈر اور خوف کا مقام ہے۔"

ایک چھوٹی سی بات کو نظر انداز کرنے سے بعض اوقات بہت خطرناک نتائج برآمد ہوتے ہیں۔ مثلاً ٹریفک کے قوانین انسانی جان و مال کی حفاظت کی غرض سے بنائے گئے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ ان قوانین پر عمل کے نتیجہ میں حادثات پیش نہیں آتے اور جہاں بھی کوئی حادثہ اور نقصان ہوتا ہے وہ دانستہ یا نادانستہ ٹریفک کے اصولوں کی خلاف ورزی کی وجہ سے ہی پیش آتا ہے۔ اس سلسلہ میں ایک مثال کسی قدر تفصیل سے پیش کی جاتی ہے

دنیا کے قریباً تمام ترقی یافتہ اور بعض ترقی پذیر ممالک میں بھی یہ قانون موجود ہے کہ کار چلانے والا اور اس کے ساتھ والی اگلی سیٹ پر بیٹھنے والا حفاظتی پیٹی ضرور استعمال کرے مگر ـــ

ایک پولیس افسر نے بڑی حیرانی سے ایک چلتی ہوئی کار کی اگلی سیٹ پر ایک بچے کو کھیل کود میں مصروف پایا۔ اس افسر نے گاڑی رکوائی۔ گاڑی کے ڈرائیور کو جو بچے کا باپ تھا اس کوتاہی کی طرف توجہ دلائی۔ باپ نے اسے بلاوجہ کی مداخلت اور غیر ضروری دخل اندازی سمجھتے ہوئے بادل ناخواستہ بچے کو سیٹ پر بٹھا کر اس کی حفاظتی پیٹی باندھ دی مگر اس دوران اپنی ناراضگی کے اظہار کے طور پر وہ منہ ہی منہ میں پولیس افسر کو برا بھلا بھی کہتا رہا۔

سیٹ بیلٹ استعمال کرنا کوئی بہت بڑا اور مشکل کام نہیں ہے مگر کئی لوگ سیٹ بیلٹ صرف اس وجہ سے استعمال نہیں کرتے کہ اس سے سفر آزادی سے نہیں ہو سکتا اور یہ کہ یہ پیٹی سفر سے پوری طرح لطف اندوز ہونے میں مخل ہوتی ہے۔ کچھ لوگوں کا خیال ہے۔ کہ حادثہ کی صورت میں پیٹی کی وجہ سے زیادہ نقصان ہو سکتا ہے اور اکثر کا عذر اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ ہم تو خود بڑے سمجھدار اور عقلمند ہیں۔ بلاوجہ ہم پر پابندیاں عائد کی جاتی ہیں۔

امریکہ کے ایک مشہور رسالہ کی تحقیق کے مطابق حفاظتی پیٹی استعمال نہ کرنے سے نقصان کم از کم دو چند ضرور ہو جاتا ہے۔ اس موضوع پر امریکہ کی ایک تحقیقاتی ٹیم نے حادثات کی رپورٹیں پڑھنے۔ حادثات کی فلمیں دیکھنے مصنوعی حادثات کی فلمیں بنانے کے بعد بتایا ہے کہ ایسی کار جو ۳۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے جاتے ہوئے کسی ساکن و جامد چیز سے ٹکرا جائے تو اس کا مسافر ۴۰ فٹ فی سیکنڈ کے حساب سے گاڑی کے اگلے حصہ سے جا ٹکرائے گا۔ اس کے ہاتھ تیزی اور دباؤ کی وجہ سے کوئی مدد نہ کر سکیں گے بلکہ انہیں بھی نقصان پہنچ سکتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی ٹانگوں میں غیر ارادی طور پر ایک کھچاؤ سا پیدا ہو گا جس کے نتیجہ میں ٹانگ یا ٹانگوں کی ہڈیاں ایک یا زیادہ جگہ سے ٹوٹ جائیں گی بلکہ دھڑ اور ٹانگوں کا درمیانی حصہ شدید جھٹکے کی وجہ سے بری طرح متاثر ہو گا۔ ایک سیکنڈ کے دسویں حصہ میں جسم کا بالائی حصہ سٹیئرنگ یا کسی اور جگہ سے ٹکرا جائے گا جس سے پسلیاں اور ہنسلی کی ہڈی کے ٹوٹنے کے علاوہ اندرونی اعضا اور نظام درہم برہم ہو جائے گا۔ ہو سکتا ہے کہ شیشے کا کوئی ٹکڑا جسم کے کسی حصہ کو کاٹ کر الگ کر دے سر اور منہ بھی سٹیئرنگ یا ڈیش بورڈ سے ٹکرانے کی وجہ سے جگہ جگہ سے زخمی ہو جائیں گے یہ ٹکر قریباً اسی رفتار سے ہو گی جس رفتار سے دوسری منزل سے سڑک پر چھلانگ لگانے والا گرتا ہے۔ اس سے سر اس بری طرح سے پھٹ سکتا ہے کہ مغز تک باہر نکل کر ادھر ادھر بکھر جائے۔

ایسے حادثات کا تجربہ رکھنے والے ایک اور پولیس افسر کا کہنا ہے کہ بعض دفعہ حادثات میں کار کو تو کوئی نقصان نہیں پہنچتا مگر کار ڈرائیور یا مسافر عمر بھر کے لئے بینائی یا سماعت سے محروم ہو سکتا ہے اس کے ہونٹ پھٹ کر اور دانت ضائع ہو کر اسے عمر بھر کے لئے بدوضع کر سکتے ہیں اور یہ محض اس معمولی سی سستی کی وجہ سے کہ حفاظتی پیٹی باندھنا تو کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ ایک اور پولیس افسر اپنے مشاہدات کی روشنی میں بتاتے ہیں کہ انہوں نے اس معمولی ہدایت کی تعمیل نہ کرنے والوں کو پھٹے اور مسلے ہوئے جگر یا تلی۔ ٹوٹی ہوئی ٹانگوں۔ شکستہ پسلیوں۔ ٹوٹے ہوئے بازوؤں کے ساتھ دیکھا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ انہوں نے ایک خوبصورت عورت کو ایسے حادثہ کے بعد دیکھا وہ حواس باختہ ہو رہی تھی مگر بظاہر اسے کوئی چوٹ نہیں لگی تھی۔ زیادہ غور سے دیکھنے پر پتہ چلا کہ کار کے ریڈیو کی ایک ناب اس کے سر میں دھنس کر اس کے دماغ کو ماؤف کر چکی ہے۔ بعض حادثات میں یہ صورت بھی پیش آئی کہ گاڑی کا دروازہ کھل گیا اور مسافر اس طرح باہر جا کر گرا کہ پھر اس کے اٹھنے کی نوبت نہ آئی۔ یا یہ کہ مسافر سیٹ پر اوندھے منہ پڑا آخری سانس لے رہا ہے جبکہ ایک خوبصورت حفاظتی پیٹی اپنے ہک میں پاس ہی لٹک رہی ہے

بعض لوگ اس ہدایت کے متعلق بڑی سادگی سے کہہ دیتے ہیں کہ سیٹ بیلٹ میں پھنسے رہنے سے تو یہی بہتر ہو گا کہ ہم باہر ہی جا پڑیں۔ حالانکہ بات اتنی سادہ نہیں ہے۔ حادثہ کی صورت میں مسافر باہر ہی نہیں گرتا بلکہ کبھی اسے اس کی اپنی گاڑی یا پیچھے سے آنے والی گاڑی کچل کر رکھ دیتی ہے۔

حادثات کے اعداد و شمار سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ سیٹ بیلٹ استعمال نہ کرنے سے ڈرائیور کی ہلاکت کا چار گنا زیادہ امکان ہے جبکہ ساتھ والی سواری کی ہلاکت کا ۲½ گنا زیادہ امکان ہے۔

ایک ٹریفک پولیس کے افسر بتاتے ہیں کہ انہوں نے ۴۰۰۰ سے زیادہ حادثات پر کام کیا ہے مگر کبھی بھی سیٹ بیلٹ کھول کر کوئی لاش نہیں نکالی۔ گویا سیٹ بیلٹ کے استعمال سے معمولی زخم تو آ سکتے ہیں مگر زیادہ نقصان سے محفوظ رہا جا سکتا ہے وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ جس طرح حادثات کے بعد خوفناک مناظر میں نے دیکھے ہیں اس طرح کے مناظر دیکھنے والا کوئی شخص بھی حفاظتی پیٹی استعمال کرنے میں سستی نہیں کر سکتا۔

ایک کار میں ایک نو بیاہتا جوڑا سفر کر رہا تھا۔ خاوند نے بیلٹ استعمال کی ہوئی تھی مگر دلہن نے اپنی نزاکتِ طبعی کی وجہ سے اس بوجھ کو اٹھانا پسند نہ کیا۔ رستہ میں حادثہ ہو گیا۔ دولہا کو تو معمولی سی چوٹ آئی مگر دلہن کی ران کی ہڈی ٹوٹ چکی تھی۔ سر بری طرح زخمی اور چہرہ لہولہان تھا۔ اس کے کئی آپریشن ہوں گے اور قسمت اچھی ہوئی اور جان بچ گئی تو بھی ہسپتال سے کئی ہفتوں کے بعد اس حال میں نجات ملے گی کہ وہ اپنی خوبصورتی سے محروم ہو چکی ہو گی۔ اور دوبارہ معمول کی زندگی شاید ہی کبھی حاصل ہو۔

ایسے ہی ایک حادثہ میں ایک طالب علم ملوث ہوا۔ ایک شیشہ اس کے سر میں تین انچ تک گہرا اتر گیا۔ بہت تکلیف۔ علاج۔ اخراجات کے بعد وہ بچ تو گیا مگر ایک آنکھ کی بینائی ہمیشہ کے لئے جاتی رہی۔ ایک اور بدنصیب کار سے باہر جا گرا اور ایک کھمبے سے ٹکرانے کی وجہ سے اس کا بھیجا باہر نکل آیا۔ ایک عرصہ علاج کروانے کے بعد وہ ایک مفلوج اور اپاہج انسان کی زندگی بسر کر رہا ہے بعض دفعہ ایسے حادثات ان ماؤں کو بھی پیش آتے ہیں جن کی گود میں ننھا بچہ بیٹھا ہوتا ہے۔ اس حادثہ کے نتائج اور زیادہ دلخراش ہوتے ہیں۔

بعض لوگ یہ بھی کہہ دیتے ہیں کہ بھئی حفاظتی پیٹی باندھنا میرا ذاتی مسئلہ ہے۔ میرا جی چاہے باندھوں یا نہ باندھوں۔ مگر حادثہ کے نتیجہ میں یہ ذاتی مسئلہ نہ رہے گا بلکہ بعض صورتوں میں زندگی بھر کے لئے ڈاکٹر۔ ہسپتال۔ خاندان اور حکومت سب کا مسئلہ بن جائے گا۔ اسی لئے ایک ڈاکٹر کو یہ کہتے سنا گیا کہ حفاظتی پیٹی استعمال کرنے سے نہ صرف بہت سی قیمتی جانیں بچائی جا سکتی

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بابری مسجد

(بھارت)

ایودھیا کی بابری مسجد جسے مغل بادشاہ ظہیر الدین بابر کے ایک جرنیل میر باقی نے ۹۳۵ ہجری (۱۵۲۸ عیسوی) میں تعمیر کیا گزشتہ ۴۱ برس سے ہندو انتہاپسندوں کی مخالفانہ مہم کا ہدف بنی ہوئی ہے اور یہ مسئلہ گزشتہ چار عشروں سے مختلف مراحل سے گزر چکا ہے ۲۲ دسمبر ۱۹۴۹ء کی رات کو ہندوؤں نے انتہائی چوری اور پراسرار طریقے سے اس مسجد کے اندر رام چندر کے بت رکھ دیئے اور دن کو شور مچا دیا کہ یہ مجسمے "معجزانہ" طور پر ظاہر ہو گئے ہیں اس لئے کہ یہ مسجد رام چندر کی جنم بھومی (جائے پیدائش) پر زبردستی تعمیر کی گئی تھی۔ مسلمانوں نے اس جھوٹی مہم کی مزاحمت کی اور معاملہ عدالت تک پہنچ گیا ایک متعصب ہندو جج نے مقدمے کے فیصلے تک مسجد کا کنٹرول ایک ہندو پروہت کے حوالے کر دیا اور مسجد مقفل کر دی گئی۔

۱۹۸۳ء میں ہندوؤں نے اس مقام پر مندر تعمیر کرنے کے پختہ ارادے کا اعلان کر دیا جس پر ہندوؤں اور مسلمانوں میں کشیدگی میں اضافہ ہو گیا۔ قبل ازیں جلتی پر تیل کا کام یکم فروری ۱۹۸۶ء کو دیئے جانے والے ایک ہندو عدالتی افسر کے اس حکم نے دیا کہ ہندوؤں کو اس مسجد میں پوجا پاٹ کی اجازت ہے۔ یہ حکم راجیو گاندھی کی حکومت کے اشارے پر دیا گیا۔ جب مسلمانوں نے اس پر شدید ردعمل اور احتجاج کا مظاہرہ کیا تو راجیو گاندھی حکومت نے بظاہر ایک مصالحتی فارمولا لیکن فی الحقیقت ایک بے جواز لائحہ عمل تیار کیا چونکہ ہندوستان کے عام انتخابات سر پر تھے اس لئے راجیو گاندھی نے ایک تیر سے دو شکار کرنے کی کوشش کی۔ انہوں نے فیصلہ کیا کہ بابری مسجد سے ملحق مسلمانوں کا جو قبرستان ہے اس میں سے کچھ جگہ لیکر مندر تعمیر کر لیا جائے۔ چنانچہ ۱۰ نومبر ۱۹۸۹ء کو اس جگہ مندر کا سنگِ بنیاد رکھ دیا گیا مسلمانوں نے پھر عدالت کی طرف رجوع کیا اور مندر کی تعمیر رکوانے کی کوشش کی اِس دوران ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان کشیدگی انتہا کو پہنچ گئی اور بھاگل پور میں خوفناک مسلم کش فسادات ہوئے اکتوبر اور نومبر ۱۹۸۹ء میں مسلمانوں کے کئی گاؤں اور قصبے نذر آتش کر دیئے گئے اور قریباً ایک ہزار مسلمان شہید ہوئے۔ اس پر حکومت ہند نے موقف اختیار کیا کہ عدالتی فیصلے تک مزید کارروائی نہ کی جائے۔ اسی دوران عام انتخابات ہوئے جن میں ہندو فرقہ پرستی کے جذبات کو ہوا دے کر بھارتیہ جنتا پارٹی نے اپنے مذہبی ونگ وشوا ہندو پریشد کی مدد سے شاندار کامیابی حاصل کر لی اور اس کی نشستوں کی تعداد دو سے بڑھ کر ۸۶ ہو گئی۔ بی جے پی نے جنتا دل کی حکومت میں شامل ہوئے بغیر کانگریس آئی کو اقتدار سے باہر رکھنے کے لئے جنتا دل حکومت کی حمایت کا فیصلہ کیا اور کوشش کی کہ مسٹر وی پی سنگھ کی حکومت ان کی انتہاپسند مذہبی حکمت عملیوں میں اِس کا ساتھ دے۔ مسٹر سنگھ کی حکومت نے ایک حد تک تو بی جے پی کی پذیرائی کی لیکن جب اس نے ۳۰ اکتوبر ۱۹۹۰ء کو بابری مسجد کو شہید کر کے اس کی جگہ مندر بنانے کا پختہ ارادہ ظاہر کیا تو مسٹر وی پی سنگھ اور بھارتیہ جنتا پارٹی کے راستے الگ الگ ہو گئے بی جے پی کے لیڈر مسٹر ایل۔ کے ایڈوانی نے ۳۰ اکتوبر سے مندر کی تعمیر اور مسجد کی شہادت کا کام شروع کرنے کے لئے صوبہ گجرات میں واقع سومناتھ کے مندر سے اپنا سفر شروع کیا۔ اس مقام کو گیارہویں صدی عیسوی میں سلطان محمود غزنوی نے فتح کیا تھا اور ۱۹۵۱ء میں پنڈت نہرو کی حکومت نے یہاں نیا مندر تعمیر کرا دیا تھا۔ مسٹر ایل کے ایڈوانی کے مارچ کے ساتھ ہی سارے شمالی ہندوستان سے انتہاپسند ہندوؤں کے ٹولے اور جتھے ایودھیا کی طرف روانہ ہو گئے۔ ہندوستان کی حکومت نے اس عظیم یورش کو روکنے کے لئے قانون نافذ کرنے والے اداروں کی مدد حاصل کی اور انتہاپسندوں کے پہلے حملے کو قریب قریب ناکام بنا دیا۔ پھر بھی ہزاروں ہندو بابری مسجد میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے جن کو بعد میں سکیورٹی والوں نے وہاں سے نکالا بعض اطلاعات کے مطابق اس حملہ کے نتیجے میں مسجد کو جزوی نقصان پہنچا لیکن اس کی اصل عمارت کا بڑا حصّہ تاحال محفوظ ہے ہندو انتہاپسند ایک دوسرے حملے کی تیاری کر رہے ہیں۔

(روزنامہ جنگ)

یاد رفتگان

محترم میاں نور احمد قاضی صاحب

محمد عاصم حلیم

خاکسار کے والد محترم میاں نور احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ ٹھٹھہ سندرانہ (حلقہ چنڈ) ضلع جھنگ مورخہ ۱۱ر اکتوبر ۱۹۹۰ء بروز جمعرات بعمر ۷۸ سال فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مختصر علالت کے بعد اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔ ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف ہم لوٹنے والے ہیں۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

محترم والد صاحب نے ۱۹۵۳ء کے ملکی پرآشوب حالات میں احمدیت قبول کی تھی اور تادمِ واپسیں باوجود مقامی لوگوں اور برادری کے سخت دباؤ کے احمدیت پر نہ صرف خود ثابت قدم رہے بلکہ مقامی احمدی احباب و خصوصاً اپنی اولاد کو بھی احمدیت کے نور سے منور رکھا اور استقامت کی دعائیں کرتے رہے۔

عرصہ ۵، ۶ سال سے ربوہ میں جلسہ سالانہ اور اجتماعات منعقد نہ ہونے کی وجہ سے آپ کی شدید خواہش تھی کہ کسی طرح مرکز احمدیت "ربوہ" جاکر دیکھوں۔ محترم والد صاحب کی اسی خواہش کی تکمیل کے لئے خاکسار انہیں مورخہ ۶ر اکتوبر اپنے گھر واقع بیوت الحمد ربوہ ہمراہ لایا تھا۔

دوسرے روز فضل عمر ہسپتال میں آپ کو کمزوریٔ نظر کے تحت دائیں آنکھ کے اپریشن کے لئے داخل کر لیا گیا۔ ڈاکٹروں کے مطابق مورخہ ۸ر اکتوبر کو آپ کا اپریشن کامیاب ہوا مگر دوران اپریشن آپ کو شدید بیہوشی و دمہ۔ بخار و دیگر عوارض لاحق ہو گئے جو ناقابل برداشت ہو کر آپ کے لئے جان لیوا ثابت ہوئے اور ہمیں ہمیشہ کے لئے داغِ مفارقت دے گئے۔ اسی شب آپ کا جنازہ برادرم محمد اسحاق صاحب ربوہ سے واپس اپنے گاؤں ٹھٹھہ سندرانہ لائے۔ دوسرے روز بروز جمعہ قریبی جماعت چاہ لڈھیانہ جہاں اتفاق سے ضلع جھنگ کا جماعتی جلسہ منعقد تھا۔ بعد از نماز جمعہ تقریباً ڈیڑھ دو ہزار افراد جماعت نے آپ کا جنازہ پڑھا۔ مرکزی نمائندہ محترم مولانا محمد صدیق صاحب گورداسپوری نے آپ کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور مقامی قبرستان میں دفن ہوئے۔

محترم والد صاحب اپنے علاقہ کے احمدی و غیر از جماعت احباب میں مقبول و قابلِ احترام شخصیت تھے اور سب عزت و احترام سے پیش آتے تھے۔ جماعتی کاموں میں حتی المقدور ضرور حصہ لیتے۔ نماز باجماعت، نماز جمعہ (اپنے گھر میں) چاہ لڈھیانہ میں باقاعدہ ادا کرتے۔ احمدیت و مرکز سے دلی عقیدت تھی جب بھی گھر سے کوئی فرد سفر پر روانہ ہوتا اجتماعی دعا سے رخصت فرماتے۔ آخری بار جب آپ ربوہ آنے لگے تو صبح ساڑھے چار بجے جملہ اہل خانہ کو بیدار کر کے اجتماعی دعا میں شامل کر کے گھر سے رخصت ہوئے۔

آپ نے اپنی اولاد کو دنیاوی تعلیم کے علاوہ دینی و جماعتی تعلیم سے بھی آراستہ کیا۔ جو برادری و علاقہ میں احمدیت کے طفیل ہمارا ایک امتیاز ہے۔ جملہ احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم والد صاحب کو اپنی جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ہم سب لواحقین کو صبر و حوصلہ اور یہ عظیم صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ہر آن ہمارے ساتھ ہو۔

بقیہ: صفحہ ۵ سے آگے

ہیں بلکہ حکومت کے لاکھوں روپے بھی بچائے جا سکتے ہیں۔

شروع میں ایک ڈرائیور کا ذکر کیا گیا تھا جس نے اپنے بچے کی حفاظتی بیلٹ بادل نخواستہ باندھ دی تھی۔ سوئے اتفاق سے چند منٹ کے بعد حادثہ ہوا جس میں بچہ تو محفوظ رہا مگر باپ اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھا۔ ایک چھوٹے سے حکم کو نظر انداز کرنے کے نتیجے ہیں۔

"انسانی کمزوری کا تو کچھ بھی ٹھکانا نہیں ہے۔ وہ ایک قدم بھی خدا تعالیٰ کے فضل اور تائید کے بغیر نہیں چل سکتا"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۴۴)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں
مینیجر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

تقریب شادی

○ مکرم زیاد عمر اسد صاحب ابن مکرم ملک فضل عمر صاحب ڈویژنل اکاؤنٹنٹ واپڈا کی تقریب شادی ۸، نومبر کو عمل میں آئی۔ آپ کا نکاح مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے اسی روز محترم ملک محمود احمد صاحب دارالعلوم غربی ربوہ کی صاحبزادی عزیزہ فریدہ نازلی صاحبہ سے بیس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ اگلے روز بروز جمعۃ المبارک محترم ملک صاحب نے دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو بابرکت کرے۔

تقریب نکاح

○ عزیزہ شمائلہ طارق صاحبہ بنت مکرم شیخ طارق محمود صاحب (اوکاڑہ) کا نکاح مکرم چوہدری سلطان آصف صاحب ابن چوہدری محمد رمضان صاحب حال مقیم جرمنی کے ہمراہ مورخہ ۱۵ر اکتوبر ۹۰ء کو بمقام ناصر ہال اوکاڑہ، بعوض ستر ہزار روپیہ حق مہر، مکرم مبشر مجید باجوہ صاحب مربی سلسلہ نے پڑھا۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔

اعلان ولادت

مکرم قاضی منیر احمد صاحب مینجر ضیاء الاسلام پریس نے بتایا ہے کہ مکرم برادرم محمد الیاس خان صاحب آف خان نیم پلیٹ لاہور کو ۵ بچیوں کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے پہلا بیٹا عطا کیا ہے۔ نومولود کا نام عبدالحی جاوید تجویز کیا گیا ہے۔ احباب کرام سے نومولود کی درازئ عمر نیک اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحۂ ارتحال

○ محترمہ بختاور بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم فتح دین صاحب آف جنڈو ساہی ضلع سیالکوٹ مورخہ ۲، نومبر ۱۹۹۰ء بروز جمعۃ المبارک حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پاگئیں۔ وفات کے وقت موصوفہ کی عمر ۸۷ برس کے قریب تھی۔ اپنی یادگار میں ۲، بیٹے اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں۔

○ محترم شیخ محمد عمر انور صاحب بنگوی چند دنوں کی علالت کے بعد ۴، نومبر ۱۹۹۰ء کو لاہور میو ہسپتال میں وفات پاگئے۔ مورخہ ۵، نومبر ۹۰ء کو نماز جنازہ محترم حکیم خورشید احمد صاحب صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ نے پڑھائی اس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی جس کے بعد محترم حکیم خورشید احمد صاحب نے ہی دعا کروائی۔

موصوف نے اپنے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ پانچ بیٹے اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں۔

احباب ان سب کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔

نمایاں کامیابی

○ میری بیٹی عزیزہ قانتہ حمید جس کو کینیڈا آئے ہوئے ایک سال ہوا ہے نے اس سال اپنے سکول کے گریڈ الیون (ELEVEN) کے فرسٹ سمیسٹر کے امتحان میں تمام مضامین میں نمایاں پوزیشن حاصل کی ہے اور اس بناء پر وہ سکول کے خصوصی نوبل ایوارڈ کی حقدار قرار پائی ہے۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ اس نمایاں کامیابی کو مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔

چوہدری عبدالحمید۔ ویسٹ ہل کینیڈا۔

پتہ درکار ہے

نظارت بہشتی مقبرہ کو مندرجہ ذیل موصیات کے موجودہ ایڈریس کی ضرورت ہے۔ اگر یہ خود پڑھیں یا کسی دوست کو ان کے بارہ میں علم ہو تو نظارت بہشتی مقبرہ کو مطلع فرمائیں۔

○ مکرمہ فہمیدہ اختر صاحبہ زوجہ ملک منور الدین احمد صاحب وصیت نمبر ۲۰۵۲۷ نے نوشہرہ ککے زئیاں ضلع سیالکوٹ سے ۱۹۶۷ء میں وصیت کی تھی بعد میں موصیہ بنگلہ میٹھا چک تارنگ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات میں رہتی رہی تھیں۔

○ مکرمہ ریحانہ نثار صاحبہ بنت مکرم نثار محمد خاں صاحب وصیت نمبر ۲۳۳۵۶، مکان نمبر ۴/۱۱ محلہ دارالبرکات ربوہ سے وصیت کی تھی۔ وصیت کرنے کے بعد کراچی منتقل ہو گئے۔ کراچی میں یہ ایڈریس تھا۔

بنگلہ نمبر ۵۔ ۱۳۔ بلاک نمبر ۶، گلشن اقبال کراچی

درخواست دعا

○ عزیز عبدالحی ابن مکرم محمد غضنفر صاحب چٹھہ انسپکٹر مال بعارضہ پیچش، بیمار ہیں۔

○ مکرم سید علی احمد صاحب طارق ایڈووکیٹ ابن مکرم سید احمد علی صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد کو شدید بیماری سے افاقہ ہے لیکن ابھی کمزوری بہت ہے۔

احباب ان کی کامل شفایابی کیلئے دعا کریں۔

خبروں کا پس منظر

○ عراق نے اپنا ایک نمائندہ شاہ حسن کے پاس بھیجا ہے تاکہ عراق کے خلاف جنگ کو روکا جا سکے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ عراق ہر قسم کے مقابلے کے لئے تیار ہے لیکن کون نہیں جانتا کہ جنگ کی ہولناکی سے سب ڈرتے ہیں۔ جنگ تو آخری قدم ہے جب اور کچھ نہ کیا جائے تو کہتے ہیں کہ چلو جنگ ہی سہی۔ اور پھر یہ جنگ تو ہوگی بھی بہت بڑی۔ خلیج کے علاقے میں اس وقت فوجیوں کی نفری لاکھوں تک پہنچ چکی ہے اور صدر بش کے بیانات سے ظاہر ہو رہا ہے کہ جنگ اب دور نہیں ہے۔ روس نے اس خیال کا اظہار کیا ہے اور برطانیہ کی وزیر اعظم نے بھی کہا ہے کہ اگر عراق نے کویت خالی نہ کیا تو جنگ ناگزیر ہو جائے گی۔

ادھر سعودی عرب، شام اور ایران آپس میں گفت و شنید کر رہے ہیں اور یہ ساری گفت و شنید دنیا کو جنگ ہی کے قریب لے جا رہی ہے

کیا عراق کویت خالی کر دے گا؟ اس کا بظاہر کوئی امکان نہیں۔ صدر صدام جنگ کے لئے تیار ہیں۔ اور اگر جنگ ہو گئی تو نتائج نہایت خطرناک ہوں گے۔ اب کویتی بھی ادھر ادھر سے اس بات کا اظہار کر رہے ہیں کہ اگر جنگ ہوئی تو وہ سب سے پہلے لڑائی کے میدان میں کود پڑیں گے۔ ان کی فوجی پوزیشن کیا ہے یہ تو خدانخواستہ جنگ ہونے پر ہی پتہ چلے گا۔ لیکن اگر ان میں کچھ سکت ہوتی تو وہ عراق کو کویت میں داخل ہی کیوں ہونے دیتے۔

○ ملک گیر پہیہ جام ہڑتال نے ملک کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ یہ ہڑتال اب ختم ہو چکی ہے اور رسل و رسائل کا نظام بحال ہو گیا ہے۔ لیکن اس پس منظر کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کہ ملکی قانون بنانا حکومت کا فرض ہے لیکن اب یہ بات سامنے آئی ہے کہ ہر قانون بنانے سے پہلے اس کے تمام پہلوؤں پر غور کر لینا از حد ضروری ہے اگر مضبوط قانون بنے اور اس میں کسی ترمیم کی ضرورت پیش نہ آئے تو حکومت کی ساکھ بڑھتی ہے۔ اور اعتماد پیدا ہوتا ہے جو حکومت کے استحکام کے لئے از بس ضروری ہے۔

بقیہ: صفحہ ۴ سے آگے

کیڑے مار دوائیں بنانے کا فوری طور پر انتظام کیا جانا چاہیے۔

ہم اپنے احمدی احباب سے گذارش کریں گے کہ وہ بھی (خاص طور پر ان میں سے جو زراعت پیشہ ہیں) ان باتوں کی طرف توجہ کریں اور اپنے فائدے اور ملکی فائدہ کے لئے بڑھ چڑھ کر ایسی باتوں میں حصہ لیں۔ جب اور جہاں کہیں ایسی میٹنگ منعقد ہو انہیں کوشش کر کے اسکی سعد داد سے واقفیت حاصل کرنی چاہیئے اور جو فیصلے ہوں ان پر جہاں بھی انفرادی یا اجتماعی طور پر ان کے لئے ممکن ہو وہ اپنی مدد خوش دلی کے ساتھ پیش کریں۔ اگر کہیں کسی رنگ میں مل جل کر کام کرنے کے مواقع میسر آئیں تو وہ اپنی خدمات کو پیش کر کے اپنے لئے بھی اور اپنے ملک کے لئے بھی سود مند ثابت ہوں۔ ایسے کاموں کے لئے ناظر زراعت ربوہ سے بھی رابطہ کیا جا سکتا ہے۔ وہ عام طور پر ہر علاقے کے لئے ضروری ہدایات مہیا کرتے رہتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نتیجہ امتحان دوم انصاراللہ

منعقدہ جون ۱۳۶۹ھش / ۱۹۹۰ء

انصار اللہ کے علم و فضل میں ترقی کے سالانہ لائحہ عمل (مطالعہ مقررہ نصاب و تحریری امتحان) کے تحت جون ۱۹۹۰ء میں منعقدہ مرکزی امتحان میں خدا تعالیٰ کے فضل سے کل ۱۶۸ مجالس کے ۱۹۶۶، انصار شریک ہوئے۔ اس امتحان میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے کا اعزاز مندرجہ ذیل نے حاصل کیا۔

۱۔	مکرم چوہدری خوشی محمد صاحب کپور تھلوی	اوکاڑہ	= اوّل
۲۔	" شیخ منیرالدین احمد صاحب۔ گلشن اقبال۔	کراچی	= دوم
۳۔	" صلاح الدین صاحب۔ گول بازار	ربوہ	= سوم ۱؍
۴۔	" خالد مسعود خان صاحب۔ فیصل ٹاؤن	لاہور	= سوم ۲؍

علاوہ ازیں جن انصار بھائیوں نے قابلِ تقلید ذوق و شوق اور محنت و محبت کے ساتھ پرچے حل کر کے امتحان میں شرکت کی اور خصوصی گریڈ کے مستحق قرار پائے ان کے اسمائے گرامی مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ مکرم ڈاکٹر احمد حسن صاحب چیمہ گجرات۔
۲۔ " مورانی نثار احمد صاحب راٹھور نوکوٹ ضلع تھرپارکر۔
۳۔ " ملک لطیف احمد سرور صاحب شیخوپورہ۔
۴۔ " رانا محمد خان صاحب۔ بہاول نگر شہر۔
۵۔ " سلیم اللہ صاحب عادل کوئٹہ۔
۶۔ " چوہدری عبدالغنی صاحب فیصل آباد۔
۷۔ " عزیز احمد طاہر صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ۔
۸۔ " قریشی نور احمد ہاشمی صاحب قصور۔
۹۔ " محمود مجیب اصغر صاحب کوٹ ادّو۔
۱۰۔ " عبدالرشید صاحب سماٹری۔ عزیز آباد کراچی۔
۱۱۔ " سید عزیز حسین شاہ صاحب۔ نصیرہ ضلع گجرات۔
۱۲۔ " میاں عبدالقیوم صاحب۔ کوئٹہ۔
۱۳۔ " مسعود احمد فاروقی صاحب۔ شالامار ٹاؤن لاہور۔
۱۴۔ " صاحبزادہ عبدالسلام صاحب۔ ایبٹ آباد۔
۱۵۔ " محمد رمضان صاحب سلطان پورہ۔ ۱۶۔ مکرم شفیق احمد بھٹہ صاحب شاہدرہ ٹاؤن لاہور
۱۷۔ " بشیر احمد صاحب اعوان۔ علی پور چٹھہ ضلع گوجرانوالہ۔
۱۸۔ " میجر سید محمود احمد شاہ صاحب گلشن اقبال کراچی۔
۱۹۔ " عبدالباسط خان صاحب۔ دارالبرکات ربوہ۔
۲۰۔ " میجر عبداللطیف صاحب۔ دارالذکر لاہور۔
۲۱۔ " طاہر احمد ہاشمی صاحب۔ الفوز۔ کراچی۔ ۲۲۔ مکرم چوہدری رشید احمد جاوید صاحب النور کراچی
۲۳۔ " محمود احمد شمس صاحب۔ ٹیکسلا ۲۴۔ مکرم ڈاکٹر غلام مجتبیٰ صاحب۔ اسلام آباد غربی۔
۲۵۔ " حمید المحامد صاحب۔ اسلام آباد ۲۶۔ مکرم بشیر احمد صاحب زاہد۔ راولپنڈی۔
۲۷۔ " اشفاق حسین صاحب۔ مالیر۔ کراچی۔ ۲۸۔ " ملک محمد سلیم صاحب دارالعلوم غربی ربوہ۔
۲۹۔ " محمد منظور احمد خان صاحب دارالذکر لاہور۔
۳۰۔ " چوہدری اقبال احمد صاحب کانپوری ناظم آباد کراچی۔
۳۱۔ " آفتاب احمد صاحب۔ محمد نگر لاہور ۳۲۔ مکرم عبدالرحیم بھٹہ صاحب۔ بورے والا ضلع وہاڑی
۳۳۔ " ملک محمد اعظم صاحب۔ دارالعلوم غربی ربوہ۔ ۳۴۔ " سراج الحق صاحب قریشی۔ راولپنڈی
۳۵۔ " مسعود احمد ہاشمی صاحب۔ اسلام آباد۔ ۳۶۔ " سید علی احمد شاہ صاحب۔ دارالصدر جنوبی ربوہ
۳۷۔ " حکیم علی احمد صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ۔
۳۸۔ " سلطان احمد صاحب پیر کوٹی۔ دارالرحمت غربی۔ ربوہ۔
۳۹۔ " محمد شریف صاحب سرہندی ملتان روڈ لاہور۔ ۴۰۔ مکرم محمود احمد صاحب قریشی سمن آباد لاہور

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب دوستوں کے علم و فضل میں برکت ڈالے اور ہمیشہ پہلے سے بڑھ کر قابلِ تقلید نمونہ پیش کرنے کی توفیق پاتے رہیں۔

(قیادت تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان۔ ربوہ)

خبریں

ملکی خبریں

○ پٹرول، ڈیزل، مٹی کے تیل اور فرنس آئل کی قیمتوں میں ۴۰ فیصد اضافہ کر دیا گیا ہے۔ سپر پٹرول کی قیمت ۹۵ء۸ سے بڑھا کر ۸۰ء۱۲ روپے اور ریگولر پٹرول کی قیمت ۲۹ء۸ سے بڑھا کر ۸۵ء۱۱ کر دی گئی ہے۔ ہائی سپیڈ ڈیزل کی قیمت ۶۵ء۴ روپے فی لیٹر سے بڑھا کر ۶۵ء۵ روپے فی لیٹر کر دی گئی ہے۔

○ تیل کی مصنوعات کی قیمتوں میں اضافے کے بعد آئی ایم ایف اور ورلڈ بنک کی ایک شرط پوری کر دی گئی ہے۔ امید ہے کہ اب رکے ہوئے قرضے دوبارہ جاری ہو جائیں گے۔

○ وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ آزادیٔ کشمیر کا تیر چل چکا ہے۔ اب اسے واپس نہیں لایا جا سکتا۔

○ سٹیٹ بنک نے حکومت پنجاب کو وارننگ دی ہے کہ "اب خزانہ خالی ہونے کو ہے۔ اخراجات کو کنٹرول کریں"۔ صوبائی سیکرٹری خزانہ نے اعتراف کیا ہے کہ پنجاب حکومت مالی بحران کا شکار ہے۔

○ ملک میں مردم شماری اور مکانات شماری اگلے ماہ کی دس تاریخ سے شروع ہو گی۔ اور مارچ ۱۹۹۱ء تک جاری رہے گی۔

○ تیل کی قیمتوں میں اضافے کا بوجھ ہلکا کرنے کیلئے ٹرانسپورٹ گاڑیوں کی درآمد پر ڈیوٹی میں نمایاں کمی کی جا رہی ہے۔

قدیمی ——— اوّلین ——— شہرہ آفاق

۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام

دواخانہ حکیم نظام جان

فون ۷۳۹۹۷ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

برانچیں

کراچی: فون نمبر ۴۱۳۲۵۱
لاہور: ۱-D-۳ گلشن راوی
ملتان: چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ
منڈی بہاؤالدین: بالمقابل شاہ تاج شوگر مل
رحیم یار خان: فون نمبر ۴۷۹۹
ربوہ: اقصیٰ چوک کالج روڈ۔ فون نمبر ۵۵۸

غیر ملکی خبریں

○ مقبوضہ کشمیر میں گھر گھر تلاشی کے بعد بھارتی حکومت نے مختلف شہروں سے ۳۰۰ کشمیری حریت پسندوں کو گرفتار کر لیا ہے۔ ان میں سے ۱۰۰ سوپور سے، اور ۲۰۰ سری نگر، بارہ مولا اور اسلام آباد سے گرفتار کئے گئے ہیں۔ حریت پسندوں نے کئی سرکاری عمارتوں کو آگ لگا دی اور مختلف شہروں میں بھارتی تسلط کے خلاف مظاہرے کئے۔

○ عراق نے مجوزہ عرب سربراہ کانفرنس کے انعقاد کے لئے ایک نئی شرط عائد کی ہے عراق نے کہا ہے کہ اس کانفرنس سے پہلے سابقہ قاہرہ میں عرب سربراہ کانفرنس کے اس فیصلے کو منسوخ کیا جائے۔ جسمیں سعودی عرب کے دفاع کیلئے عرب ملکوں کو فوجیں بھجوانے کو کہا گیا تھا۔ خیال ہے کہ مصر شام اور سعودی عرب اس بات کو قبول نہیں کریں گے۔

○ امریکہ میں عراق کے سفیر نے ایک ٹی وی پروگرام میں کہا ہے کہ امریکہ کو عراق کے خلاف طبل جنگ بجانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اگر عراق پر حملہ کیا گیا تو یہ ایک کھلی جارحیت ہو گی کیونکہ عراق کسی کے خلاف جارحانہ عزائم نہیں رکھتا۔ انہوں نے کہا کہ جنگ امریکہ، تیسری دنیا اور عرب دنیا کی تباہی کا باعث بنے گی۔

○ امریکہ کا ایک جہاز بھاری مقدار میں کھانے پینے کی اشیاء لے کر خلیج میں پہنچ گیا ہے۔ یہ خوراک جنگ کی صورت میں ممکنہ پناہ گزینوں کے لئے استعمال کی جائے گی۔ خطرہ ہے کہ جنگ کی صورت میں فوری طور ہزاروں پناہ گزین ہمسایہ ممالک خصوصاً اردن میں داخل ہو جائیں گے۔

○ جرمنی اور پولینڈ کے درمیان ایک معاہدہ طے پایا ہے کہ جسکے تحت دونوں ملکوں کی سرحدوں کی ضمانت دی گئی ہے۔

○ اٹلی کا ایک ہوائی جہاز زیورچ میں گر کر تباہ ہو گیا اسمیں عملے سمیت ۴۶ افراد سوار تھے۔

○ نیوزی لینڈ میں ایک شخص نے اندھا دھند فائرنگ کر کے ۱۱ افراد کو ہلاک کر دیا۔ بعد میں وہ خود بھی پولیس فائرنگ سے ہلاک ہو گیا۔